

کلنٹن اور اوباما سے قبل

رجا ورما

وہ خواتین اور افریقی نژاد امریکی امیدوار جو امریکہ کے اعلیٰ ترین عہدے کے لیے مسابقت میں رہے۔

صدر اور نائب صدر کے عہدے کے لئے خواتین امیدوار



۲۰۰۸

ہلیری کلنٹن

سابق خاتون اول
ڈیموکریٹک پارٹی کی
امیدوار بننے کی خواہاں۔



۲۰۰۴

کیرون موسلی براؤن

پہلی افریقی امریکی سینیٹر
جو ڈیموکریٹک پارٹی کی
امیدوار بنیں۔



۲۰۰۰

ایلزابیٹ ڈول

ری پبلکن پارٹی کی امیدوار



۱۹۸۳

جیلنڈین فرارو

نائب صدر کے لئے ایک بڑی
پارٹی کی پہلی خاتون امیدوار۔



۱۹۷۲

شرلی چشوم

ایک بڑی پارٹی کی صدارتی
امیدوار بننے کی خواہشمند
پہلی افریقی امریکی خاتون۔



۱۹۶۸

چارلن مچل

کمیونسٹ پارٹی کی ٹکٹ
پرسداری مقابلہ میں حصہ
لینے والی پہلی افریقی امریکی
خاتون۔



۱۹۶۳

مارگریٹ چیٹز اسمتھ

ایک بڑی پارٹی کی صدارتی
امیدوار بننے کی خواہشمند
پہلی خاتون۔



۱۸۴۲

وکتوریہ سی ووڈھل

خواتین کو ووٹنگ کا حق ملنے
سے بھی قبل امریکی صدارتی
مقابلہ میں حصہ لینے والی
پہلی خاتون۔

دو افریقی نژاد امریکی کون پاول اور کونڈولیزا رائس بھی صدر جارج ڈبلیو بوش کے عہد صدارت میں خارجہ سکرٹری کے عہدوں پر فائز رہنے کی وجہ سے سلسلہ صدارت میں چوتھے مقام پر رہ چکے ہیں۔ کئی خواتین امریکہ کے نائب صدر کے عہدے کے لیے اپنی پارٹی کی طرف سے نامزدگی حاصل کرنے کی کوشش کر چکی ہیں یا اس میں کامیاب ہوئی ہیں۔ ۱۹۷۲ میں ریاست نکاس کی ممبر قانون ساز فرانس (سی) فارن تھولڈ ڈیموکریٹک نیشنل کنونشن میں نائب صدر کے عہدے کے لیے امیدواری میں دوسرے نمبر پر تھیں۔ "بلیک پاور" کی ایک سرگرم کارکن اور لاس اینجلس کی کینی فورنیا یونیورسٹی کی پروفیسر انجیلا دیوس ۱۹۸۰ اور ۱۹۸۳ میں نائب صدر کے عہدے کے لیے کمیونسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑی ہوئی تھیں۔ ایک مختصر عرصہ کے لیے مرکزی تقییشی ادارہ (ایف بی آئی) کی انتہائی مطلوب فہرست میں ان کا نام شامل رہا۔ انھیں ۱۹۷۲ میں گرفتار کیا گیا۔ نقل اور سازش کے الزام میں ان پر مقدمہ چلایا گیا اور وہ بری کر دی گئیں۔ ایک اور اول آنے والی تیسری بار کانگریس کی رکن جیرلڈین اے فرارو تھیں جو ایک بڑی پارٹی کی ٹکٹ پر نائب صدر کے عہدے کے لئے نامزدگی جانے والی پہلی خاتون تھیں۔ ڈیموکریٹک پارٹی

فیصد کی تائید حاصل کرنی اور اس طرح کسی خاتون امیدوار کو کسی پارٹی کے اگلے ووٹ ملنے کے سابقہ ریکارڈ توڑ دیے۔ اب کلنٹن کی بھی خاتون امیدوار سے آگے بڑھ گئی ہیں۔ انھیں ۲۳ ریاستوں میں ڈیموکریٹک پارٹی کے پرائمری اور کانس میں ۱۳۰۰ سے زائد ڈیلیگیٹوں کی تائید حاصل ہو گئی ہے۔ ان کے قریبی حریف اوباما کو ۱۵۰۰ سے زائد ڈیلیگیٹوں کی حمایت حاصل ہے جو کہ اب تک کسی افریقی نژاد امیدوار کو نہیں ملی ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کی نامزدگی حاصل کرنے کے لیے ۲۰۲۵ ڈیلیگیٹوں کی تائید حاصل کرنا ضروری ہے۔ جو خاتون امریکی عہدہ صدارت سے قریب ترین پہنچی ہیں وہ کبھی امیدواری نہیں تھیں وہ ہیں نینسی پلوسی جو ۲۰۰۷ سے ایوان نمائندگان کی اسپیکر ہیں۔ وہ کینی فورنیا میں کانگریس (امریکی پارلیمنٹ کے) اپنے ہی حلقہ انتخاب سے منتخب ہوئی تھیں لیکن امریکی آئین کے مطابق نائب صدر ڈک چینی کے بعد صدارت کے قریب ان کا دوسرا نمبر ہے۔ اس قانون میں مذکور ہے کہ اگر صدر اور نائب صدر اپنے فرائض کی انجام دہی سے قاصر ہوں تو حکومت کا سربراہ کون ہوگا۔

تھیں۔ مزید یہ کہ وہ پہلی خاتون تھیں، جنہیں امریکی سپریم کورٹ میں وکالت کی اجازت ملی۔ اس کے بعد سات عشروں سے زیادہ مدت گزر گئی مگر کوئی اہم خاتون امیدوار نہ ہوئیں۔ پھر ۱۹۶۳ میں ریاست مین کی ری پبلکن مارگریٹ چیٹز اسمتھ کسی بڑی پارٹی کی صدارتی امیدواری کی طلب گار ہوئیں۔ اسمتھ ۱۹۳۸ میں سینیٹ کے لیے منتخب ہوئی تھیں اور ۳۲ سال تک کانگریس (امریکی پارلیمنٹ) میں خدمات انجام دیتی رہیں۔ ۱۹۶۳ میں ری پبلکن نیشنل کنونشن میں نامزدگی کے لیے ریاست ایریزونا کے سینیٹیری گولڈواٹر کے بعد دوسرے نمبر پر آئیں۔ ووڈھل کی اس تاریخی کاوش کی سو سالگرہ کے موقع پر ۱۹۷۲ میں شرلی اینتا چشوم ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے نامزدگی کی طلب گار ہوئیں تو امریکی تاریخ میں ایک اور پہل ہوئی۔ وہ سات بار پارلیمنٹ میں نیویارک کی نمائندگی کرنے والی پہلی سیاہ فام خاتون تھیں جو امریکہ کے انتہائی بااختیار سیاسی عہدے کے لیے کوشاں ہوئیں۔ گو نامزدگی حاصل کرنے میں چشوم کامیاب نہیں ہوئیں لیکن پارٹی کنونشن میں ۳۰۱۶ ڈیلیگیٹوں میں سے پانچ

امریکی صدارتی انتخاب کے سال ۲۰۰۸ میں پہلی بار یہ واقعی امکان پیدا ہو گیا ہے کہ اول آفس کے لیے کسی خاتون کو یا کسی افریقی نژاد امریکی کو منتخب کر لیا جائے۔ دو صدیوں سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے اور کلنٹن امریکی صدر منتخب کیے گئے تھے، اس وقت سے اب تک مسلسل سفید فام مرد ہی منتخب ہوتے رہے ہیں۔ اب پہلی بار اس تسلسل میں فرق آنے کا امکان پیدا ہوا ہے۔ صدارتی امیدوار کے طور پر ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے نامزدگی کے لیے مقابلہ نیویارک کی سینیٹری رومن کلنٹن اور ایک افریقی نژاد ڈیلیٹی نوائے کے سینیٹری بارک اوباما کے درمیان ہے۔ دونوں کے لیے یہ انتخاب نرالا ہے جبکہ اس سے پہلے دوسرے امکانات ہوا کرتے تھے۔ امریکی خواتین کو ۱۹۲۰ میں ووٹ دینے کا حق ملا تھا، اس سے تقریباً پانچ دہائیاں قبل ایک اسٹاک بروکر اور پبلشر ڈنور ریسی۔ ووڈھل صدارت کے لیے پہلی خاتون امیدوار تھیں جو ۱۸۷۲ میں مساوی حقوق پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑی ہوئی تھیں۔ انیسویں صدی میں ایک اور خاتون صدارتی امیدوار ڈبلیو این لاک ووڈھل جو ۱۸۸۳ میں قومی مساوی حقوق پارٹی کی طرف سے کھڑی ہوئی

تاریخی تناظر

عہدہ صدارت کے لئے افریقی امریکی امیدوار

کے نامزد امیدوار والٹر ایف مونڈیل نے ۱۹۸۳ میں انھیں اپنا
ساتھی امیدوار چنا تھا۔ انھیں ری پبلکن صدر رونالڈ ریگن اور نائب
صدر جارج ایچ ڈبلیو بوش نے شکست دی۔

امریکی صدارت کے لیے سب سے زیادہ مشہور افریقی نژاد
امریکی امیدوار شہری حقوق کے سرگرم کارکن جسی جیکسن تھے۔
انھوں نے ۱۹۸۳ اور ۱۹۸۸ میں دو بار ڈیموکریٹک امیدوار کے
لیے انتخابی مہم چلائی تھی۔ جیکسن کو پارٹی کے پرائمری اور کاکس کے
دوران ۲۱ فیصد عوامی ووٹ ملے لیکن پہلی امیدواری میں
ڈبلی گیلوں کے صرف ۸ ووٹ ملے۔ مگر دوسری مہم میں انھیں پہلی
کی بنسبت دوگنی سے زیادہ حمایت حاصل ہوئی اور پارٹی کنونشن میں
حیرت انگیز طور پر مساجیوشس کے گورنر مائیکل ڈوکاکس کے بعد ان کا
دوسرا نمبر آیا۔

ایک افریقی نژاد امریکی ایلن کیز، صدر ریگن کے عہد میں نائب
وزیر خارجہ برائے بین الاقوامی تنظیمات تھے۔ انھوں نے ۱۹۹۶ اور
۲۰۰۰ میں اور پھر موجودہ الیکشن میں بھی ری پبلکن پارٹی کی نامزدگی
حاصل کرنے کے لیے مہم چلائی۔ اس بار کئی پرائمری میں کسی
ڈبلی گیت کی تائید نہ حاصل ہونے کی وجہ سے شروع ہی میں رہ گئے۔
اب اوہاما کی مہم نے بھی ایک تاریخ بنائی ہے۔ انھوں نے
۳۱ ریاستوں کے پرائمری اور کاکس میں ڈبلی گیلوں کی اکثریت
کی تائید حاصل کر لی اور مئی کے اوائل تک انھیں اتنے ڈبلی گیلوں
کی حمایت حاصل ہو گئی کہ ڈیموکریٹک پارٹی کے کسی اور امیدوار کو
اتنی حمایت نہیں ملی۔ بہتری ریاستوں میں ان کی بھاری
کامیابیوں سے پتہ چلتا ہے کہ سفید و سیاہ فام امریکی بھاری تعداد
میں ان کی حمایت کرتے ہیں۔ ایک سفید فام خاتون اور کینیا کے
سیاہ فام باپ کے بیٹے ہونے کی وجہ سے اس الیکشن میں ان کا
نرالا پس منظر ہے۔

کلنٹن یا اوہاما میں سے خواہ کسی کو ڈیموکریٹک پارٹی کی نامزدگی
حاصل ہو اور آئندہ صدارتی انتخاب میں ری پبلکن پارٹی کے امیدوار
جان مک کین کے مقابلے میں ان دونوں میں سے خواہ کوئی بھی کامیاب
ہو ان کی امیدواری نے حد بندیوں سے تجاوز کیا ہے اور امریکی انتخابات
میں امکان کے متعلق تصورات کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

مزید معلومات کے لئے:

اوہاما کی بین نسلی اپیل

http://www.washingtonpost.com/wp-dyn/content/article/2008/01/11/AR2008011101414_pt.html

ایک خاتون صدر کی انتخابی مہم

http://www.americanwomenpresidents.org/the_campaign.htm

الیکشن ۲۰۰۸

<http://www.cnn.com/ELECTION/2008/>



۱۹۸۳ اور ۱۹۸۸
جسی جیکسن



۱۹۹۶، ۲۰۰۰
اور ۲۰۰۸
ایلن کیز



۲۰۰۲
الشارپٹن



۲۰۰۸
بارک اوہاما